Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ - ۳ احسان ۱۳۵۲ہش - ۳ جون ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۲۴

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمام فیوض و برکات صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہی سے مل سکتے ہیں

اگر کوئی حضورؐ کی اتباع کے بغیر سماوی انوار کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا اور مفتری ہے

"اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں اُن لوگوں کا ردّ ہے جو دُعا اور اس کی قبولیت کے منکر ہیں۔ اور اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ میں اُن لوگوں کا ردّ ہے جو یہ مانتے ہیں کہ سب رُوحانی فیوض اور برکات ختم ہو گئے ہیں اور کسی کی محنت اور مجاہدہ کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ اور اُن برکات اور ثمرات سے حصہ نہیں ملتا جو پہلے منعم علیہ گروہ کو ملا ہے۔

یہ لوگ قرآن شریف کے فیوض کو اب گویا بے اثر مانتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیراتِ قُدسی کے قائل نہیں۔ کیونکہ اگر اب ایک بھی آدمی اِس قسم کا نہیں ہو سکتا جو منعم علیہ گروہ کے رنگ میں رنگین ہو سکے تو پھر اِس دُعا کے مانگنے سے فائدہ کیا ہوا۔ ہرگز نہیں۔ یہ ان لوگوں کی غلطی اور سخت غلطی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فیوض اور برکات کا دروازہ اب بھی اُسی طرح کُھلا ہے لیکن وہ سارے فیوض اور برکات محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے ملتے ہیں۔ اور اگر کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر یہ دعوےٰ کرے کہ وہ رُوحانی برکات اور سماوی انوار سے حصّہ پاتا ہے تو ایسا شخص جھوٹا اور کذاب ہے۔

سیّد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی چند عبارتیں ایسی تھیں جو قرآن کے رنگ کی تھیں۔ مولوی عبد الحی صاحب نے اتباعِ سُنّت کی ہے اور مجھے اُن سے بہت محبت ہے۔ ان کا مذہب توحید کا تھا۔ وہ بدعات اور محدثات سے جُدا رہتے تھے۔ وہ اُن عبارتوں کے متعلق کہتے ہیں کہ ولیوں کے کرامات اور خوارق انبیاء علیہم السلام کے معجزات ہی کی طرح ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ قرآن ہی کا معجزہ ہے۔ اصل یہی ہے کہ کامل اتباعِ سنّت کے بعد جو خوارق ملتے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے خوارق ہیں۔ اور اگر اب ان خوارق اور معجزات کا دروازہ بند ہو گیا۔ تو پھر معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بھاری ہتک ہو گی۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۵۳، ۱۵۴)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۲ احسان ۔ کل یکم احسان بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے سورہ فاتحہ کی دعا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی اہمیت اور جامعیت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ جس طرح زیور میں نگینہ جڑا ہوتا ہے وہی حیثیت اس دعا کو سورہ فاتحہ میں حاصل ہے۔ انسانی زندگی کے مقصد یعنی خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم رکھنے کے لئے یہ ایک کامل اور مکمل دُعا ہے جس میں جملہ حقوق العباد اور حقوق نفس ادا کرنے کی دعا بھی شامل ہے کیونکہ ان حقوق کی ادائیگی کے بغیر انسان اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا۔ الغرض یہ ایک جامع دعا ہے جو ہمیں کثرت کے ساتھ کرنی چاہیئے۔ ہماری جماعت پر اس ضمن میں دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ایک طرف تو ہمیں اپنے لئے یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضاء کی سیدھی راہ پر چلائے۔ دوسری طرف ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم دوسرے لوگوں کو بھی یہ حقیقت سمجھانے کی کوشش کریں تاکہ قرآن کریم کے نزول اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد پورا ہو۔ اور تمام بنی نوع انسان اپنے خدا کی رضا کو حاصل کر کے اپنے مقصد حیات کو پورا کر سکیں۔

ضرورت ہے

ربوہ کے قریب زمینوں پر کام کرنے کیلئے ایک ہوشیار محنتی اور تجربہ کار منشی کی ضرورت ہے جو کہ زراعت کے جملہ کام جانتا ہو۔ رہائش کیلئے پختہ کوارٹر بجلی والا اور تنخواہ معقول ملے گی۔ درخواستیں مع تصدیق پریذیڈنٹ جماعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں بھجوائیں۔

مرکزی بزم حسن بیان کا اجلاس

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بزم حسنِ بیان کا چھٹا اجلاس ایوان محمود کے لان میں ۳ جون بروز اتوار شام ساڑھے پانچ بجے منعقد ہوگا جس میں مکرم بشارت احمد صاحب بشیر ایک تحقیقی مقالہ پیش فرمائیں گے۔

احباب بکثرت مستفید ہوں۔

(مہتمم تعلیم)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ ماہ احسان ۱۳۵۲ ھش

ہمارے لئے دُوسرا دَور دیکھنا بھی مقدّر ہے

ہم قرآنِ مجید کی رُو سے یہ واضح کر چکے ہیں کہ الٰہی سلسلوں کو جنہیں خدا تعالیٰ اپنے ماموروں کے ذریعہ قائم کرتا ہے دو زمانوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ ایک زمانہ کمزوری اور ضعف کا زمانہ ہوتا ہے جس میں انہیں مخالفینِ حق کی طرف سے طرح طرح کی تکلیفیں دی جاتی ہیں اور انہیں ہر طرح ستایا اور دُکھ دیا جاتا ہے۔ لیکن یہ زمانہ اِس لحاظ سے بہت مبارک زمانہ ہوتا ہے کہ اس میں خدائی نشان ظاہر ہوتے ہیں اور ان پر ترقیات کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ جو لوگ ایسے زمانہ میں مامور من اللہ کو شناخت کر کے الٰہی سلسلہ میں داخل ہوتے اور دین کی خاطر ہر قسم کے دُکھ اُٹھاتے اور قربانیاں پیش کرتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے السابقون الاوّلون قرار دیا ہے اور انہیں بڑے بڑے انعاموں سے نوازنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اِسکے بعد ایک دوسرا زمانہ آتا ہے کہ جب مامور من اللہ کی صداقت روزِ روشن کی طرح آشکار ہو جاتی ہے اور لوگ فوج در فوج اس میں داخل ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ زمانہ گو ہر طرح سے راحت اور آرام کا زمانہ ہوتا ہے لیکن اِس میں اجر و ثواب اور مدارج حاصل کرنے کے مواقع اسی نسبت سے کم ہو جاتے ہیں۔ نزولِ فضل و رحمت کا خاص زمانہ السابقون الاوّلون ہی کا زمانہ ہے۔ اِس کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے۔

جماعتِ احمدیہ جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرزندِ جلیل اور اپنے ایک عظیم الشان مامور کے ذریعہ قائم فرمایا ہے اب اُس مبارک دَور کے آخری مرحلہ میں سے گزر رہی ہے جو السابقون الاوّلون کا دَور ہے۔ اگرچہ اُس کے لئے یہ ابتلاؤں اور آزمائشوں کا دَور ہے لیکن اِس لحاظ سے یہ بہت ہی مبارک زمانہ ہے کہ اس میں ہمیں اپنے جوہر دکھانے اور خدا سے عظیم الشان انعام پانے کے بے حساب مواقع میسّر ہیں۔ اِسکے بعد جلد وہ دَور بھی آنے والا ہے کہ جب يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا کا نظارہ آنکھوں کے سامنے آجائے گا لیکن اُس دَور میں دین کی خاطر تکالیف اُٹھانے اور خدا تعالیٰ کی جناب سے بڑے بڑے انعام پانے کے مواقع اُسی نسبت سے کم ہو جائیں گے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام موجودہ دَور جس میں سے جماعت گزر رہی ہے اور اسکے بعد جلد آنیوالے نئے دَور یعنی ہر دو دَوروں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ زمانہ بھی رُوحانی لڑائی کا ہے۔ شیطان کے ساتھ جنگ شروع ہے۔ شیطان اپنے تمام ہتھیاروں اور مکروں کو لیکر اسلام کے قلعہ پر حملہ آور ہو رہا ہے، اور وہ چاہتا ہے کہ اسلام کو شکست دے مگر خدا تعالیٰ نے اس وقت شیطان کو آخری جنگ میں ہمیشہ کیلئے شکست دینے کیلئے اِس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ مبارک وہ جو اس کو شناخت کرتا ہے۔ تھوڑا زمانہ باقی ہے کہ ابھی ثواب ملے گا لیکن عنقریب وقت آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس سلسلہ کی سچائی کو آفتاب سے بھی زیادہ روشن کر دکھائے گا۔ وہ وقت ہوگا کہ ایمان ثواب کا موجب نہ ہوگا اور توبہ کا دروازہ بند ہونے کے مصداق ہوگا۔ اِس وقت میرے قبول کرنے والے کو بظاہر ایک عظیم الشان جنگ اپنے نفس سے کرنی پڑتی ہے۔ وہ دیکھے گا کہ بعض اوقات اسے برادری سے الگ ہونا پڑے گا۔ اس کے دنیوی کاروبار میں روک ڈالنے کی کوشش کی جائے گی، اسکو گالیاں سننی پڑیں گی، لعنتیں سُنے گا، مگر ان ساری باتوں کا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں سے ملے گا۔ لیکن جب دوسرا وقت آیا اور اس زور کے ساتھ دنیا کا رجوع ہوا جیسے ایک بلند ٹیلہ سے پانی نیچے گرتا ہے اور کوئی انکار کرنے والا ہی نظر نہ آیا اُس وقت اقرار کس پایہ کا ہوگا؟ اُسوقت ماننا ثواب کا کام نہیں۔ ثواب ہمیشہ دُکھ ہی کے زمانہ میں ہوتا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۵)

دونوں دَوروں کا ذکر فرمانے کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دَورِ اوّل یعنی السابقون الاوّلون کے دَور کو بہت ہی مبارک دَور قرار دیتے ہوئے اپنے متبعین کو اِس امر پر خدا تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجالانے کی تلقین فرمائی کہ اُس نے اُنہیں اِس زمانہ میں السابقون الاوّلون کے انعامات سے نوازے جانے کے لئے چُن لیا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:-

"تم خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہوگے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے اور آسمانی سکینت تم پر اترے گی اور رُوح القدس سے مدد دئے جاؤ گے اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔ خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سنو اور چُپ رہو، ماریں کھاؤ اور صبر کرو اور حتی المقدور بدی کے مقابلہ سے پرہیز کرو تا آسمان پر تمہاری مقبولیت لکھی جائے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور دل اُن کے خدا کے خوف سے پگھل جاتے ہیں اُنہیں کے ساتھ خدا ہوتا ہے اور وہ اُن کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے۔ دُنیا صادق کو نہیں دیکھتی پر خدا جو علیم و خبیر ہے وہ صادق کو دیکھ لیتا ہے پس اپنے ہاتھ سے اسکو بچاتا ہے۔ ..... سو تم اگر ایسے وفادار ہو جاؤ گے تو تم میں اور تمہارے غیروں میں خدا کا ہاتھ ایک فرق قائم کر کے دکھلائے گا۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۶ طبع اوّل)

اور پھر دوسرا دَور جو يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا کا مصداق ہوگا۔ اُس کا ذکر کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا:-

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔"

پس ہمارے لئے يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا کا دَور دیکھنا بھی مقدّر ہے۔ دنیا اِس دَور کے ظاہر ہونے کو روک نہیں سکتی۔ یہ ظاہر ہوگا اور ضرور ہوگا۔ زمین و آسمان اپنی جگہ سے ٹل سکتے ہیں لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ باتیں پوری نہ ہوں جو خدا کے مُنہ سے نکلیں اور اپنے بندے کو اُس نے ان سے اطلاع دی۔ وہ زمانہ آئیگا اور ضرور آئیگا جب خدا اپنے اِس سلسلہ کی سچائی کو آفتاب سے بھی زیادہ روشن کر دکھائے گا اور پھر اِس کی طرف اِس زور کے ساتھ دنیا کا رجوع ہوگا جیسے ایک بلند ٹیلے سے پانی نیچے گرتا ہے اُسوقت کوئی انکار کرنے والا نظر نہ آئے گا۔ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ۔

تعمیرِ حُسنِ کون و مکاں دیکھتا ہوں میں!

کچھ دُور اِک عجیب سماں دیکھتا ہُوں مَیں
طُوفاں کی زد میں۔ دَورِ جہاں دیکھتا ہُوں مَیں

پھر سر اُٹھائے ہیں کدورت کے اہرمن
فتنے نئے سِرے سے جواں دیکھتا ہوں میں

پھولوں کے نوکِ سنگ سے سینے ہیں چاک چاک
کانٹوں پہ پنکھڑیوں کی زباں دیکھتا ہوں میں

لیکن بہ ایں ہمہ درِ قُدرت پہ جلوہ گر
کچھ اَور ہی طرح کے نشاں دیکھتا ہوں میں

دامِ خرد پہ چشمِ مشیّت ہے خندہ زن
اِک شئے بہ شکلِ برقِ تپاں دیکھتا ہوں میں

تخریبِ شر پسندیٔ اعدا کے باوجود
تعمیرِ حُسنِ کون و مکاں دیکھتا ہوں میں

در پر ترے لئے خادمِ محبوبِ کبریا!
جُھکتے ہُوئے زمین و زماں دیکھتا ہوں میں

(عبد السلام اختر ایم۔ اے)

مقامِ خلافت — حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی نظر میں!

تقریر مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی وکیل التعلیم بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۲ء

(۳)

خلیفہ خدا بناتا ہے

چونکہ ایک رنگ میں یہ بات کہی جا چکی تھی کہ انجمن کے چودہ ممبروں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کو خلیفہ مان لیا اس لئے امکان تھا کہ کسی کو یہ غلطی لگے کہ انجمن خلیفہ مقرر کر سکتی ہے اس لئے اس لاہور والی تقریر میں حضور نے اس بات کی بھی وضاحت فرما دی۔ اس سلسلہ میں فرمایا:۔

"اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں تم ان سے بچو۔ پھر سن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ ہی میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے"

نیز مرزا صاحب کی وفات کے بعد جو کچھ کیا خدا تعالیٰ نے کیا میرے وہم و خیال میں بھی یہ بات نہ تھی مگر خدا تعالیٰ کی مشیت نے چاہا اور اپنے مصالح سے چاہا۔ مجھے تمہارا امام و خلیفہ بنا دیا اور جو تمہارے خیال میں حقدار تھے اُن کو بھی میرے سامنے جھکا دیا اب تم اعتراض کرنے والے کون ہو اگر اعتراض ہے تو جاؤ خدا پر اعتراض کرو مگر اس گستاخی اور بے ادبی کے وبال سے بھی آگاہ رہو۔ جو سنتا ہے وہ سن لے اور خوب سن لے اور جو نہیں سنتا اس کو سننے والے پہنچا دیں کہ یہ اعتراض کرنا کہ خلافت حقدار کو نہیں پہنچی رافضیوں کا عقیدہ ہے اس سے توبہ کر لو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے فرشتے بن کر اطاعت اور فرمانبرداری کرو ابلیس نہ بنو۔ جیسا کہ ابھی میں نے کہا یہ رفض کا شعبہ ہے جو خلافت کی بحث تم چھیڑتے ہو۔ یہ تو خدا سے شکوہ کرنا چاہتے کہ بھیرہ کا رہنے والا خلیفہ ہو گیا کوئی کہتا ہے خلیفہ کرتا ہی کیا ہے لڑکوں کو پڑھاتا ہے کوئی کہتا ہے کہ کتابوں کا عشق ہے اسی میں مبتلا رہتا ہے۔ ہزار نالائقیاں مجھ پر تھوپو مجھ پر نہیں خدا پر لگیں گی۔ جس نے مجھے خلیفہ بنایا۔ یہ لوگ ایسے ہی ہیں جیسے رافضی ہیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر اعتراض کرتے ہیں"

بعض دوستوں نے کہا کہ لاہور کے لوگ خلافت کے کام میں روک ڈال رہے ہیں۔ بات اپنی جگہ درست تھی لیکن اس کا مطلب یہ نہ تھا کہ روک واقعی پڑ سکتی ہے خلافت کا کام تو خدا کا کام ہے اس میں کون روک ڈال سکتا ہے حضور نے اس کا جواب اسی انداز سے دیا کہ خدا کے کام میں فی الحقیقت کوئی روک نہیں ڈال سکتا۔ حضور نے فرمایا:۔

"آدم اور داؤد کا خلیفہ ہونا میں پہلے بیان کیا اور پھر نبی کریمؐ کے خلیفہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا اور یہ بھی بتایا کہ جس طرح ابوبکر اور عمر خلیفہ ہوئے رضی اللہ عنہما اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے مجھے مرزا صاحب کے بعد خلیفہ بنایا۔ اب اور سنو

انا جعلناکم خلائف فی الارض تم سب کو بھی زمین میں اللہ تعالیٰ نے ہی خلیفہ کیا۔ یہ خلافت آدم رنگ کی ہے پس جب خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے تو کسی اور کی کیا طاقت ہے کہ اس کے کام میں روک ڈالے۔ میں باوجود اس بیماری کے جو مجھے کھڑا ہونا تکلیف دیتا ہے اس موقع کو دیکھ کر سمجھتا ہوں کہ خلافت کیسریوں کی دکان کا سوڈا واٹر نہیں۔ تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے میں جب مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہو گا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ معزول کرے اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو کہ میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔ دیکھو میری دعائیں عرش میں بھی سنی جاتی ہیں میرا مولیٰ میرے کام میری دعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے۔ میرے ساتھ لڑائی کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے تم ایسی باتوں کو چھوڑ دو اور توبہ کر لو۔ تھوڑے دن صبر کرو پھر جو تمہارے پیچھے آئے گا اللہ تعالیٰ جیسا چاہے گا وہ تم سے معاملہ کرے گا۔"

حضور رضی اللہ عنہ کی تقریروں سے کئی اقتباسات سے جو باتیں واضح طور پر سامنے آتی ہیں وہ یہ ہیں کہ حضور نے اس خیال کی کہ انجمن کسی کو خلیفہ بنا سکتی ہے بڑے شد و مد سے تردید فرمائی اور حضور نے اس قدر غم و غصہ کا اظہار فرمایا کہ حضور کی طبیعت کو جاننے والے خوب سمجھ سکتے تھے کہ حضور نے انتہائی سخت الفاظ استعمال فرمائے اور ساتھ ہی پوری تحدی کے ساتھ فرمایا کہ اب اس خلافت کو حضور سے کوئی شخص چھین نہیں سکتا۔ گویا عزلِ خلیفہ کے متعلق بھی حضور نے صاف صاف الفاظ میں فرما دیا کہ یہ ناممکنات میں سے ہے۔

حضور نے پھر اس بات کا اعادہ فرمایا کہ حضور کو اللہ تعالیٰ ہی نے خلیفہ بنایا تھا اور یہ بات بھی کھل کر سامنے آگئی کہ بعض لوگ انتخابِ خلافت سے پہلے ہی بعض لوگوں کو اس عہدۂ جلیلہ کے لئے اپنے ذہنوں میں نامزد کئے ہوئے تھے اور ان نامزدگیوں کا اِدھر اُدھر ذکر کرتے رہتے تھے۔

جب یہ بات مان لی جائے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے تو اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی سمجھ میں آجانی چاہیئے کہ خلیفہ پر اعتراض کرنا گویا خدا پر اعتراض کرنا ہے کہ کسی قسم کے شخص کو خلیفہ بنا دیا۔ اور اگر کوئی شخص ہٹ دھرمی اور بے ادبی سے خلیفہ پر ہی اعتراض کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسے اس بات کی سزا ضرور ملتی ہے۔ حضور نے اپنے بعد کی خلافت کا بھی ذکر فرمایا اور واضح طور پر بیان کیا کہ اُسے بھی خدا ہی خلیفہ بنائے گا۔

دراصل جو لوگ حضور کی خلافت پر اعتراض کرتے تھے وہ دل سے یہ چاہتے تھے کہ اپنی من مانی کر سکیں اور کسی کی اطاعت نہ کرنی پڑے۔ خلافت ثانیہ میں غیر مبائعین نے اپنے پہلے ہی اجلاس میں جو ریزولیوشن پاس کیا وہ اس کی واضح دلیل ہے اس میں یہ بات قرارداد کے طور پر منظور ہوئی کہ:۔

"صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے انتخاب کو اس حد تک ہم جائز سمجھتے ہیں کہ وہ غیر احمدیوں سے احمدیت کے نام پر بیعت لیں یعنی اپنے سلسلہ احمدیہ میں ان کو داخل کریں لیکن احمدیوں سے دوبارہ بیعت لینے کی ہم ضرورت نہیں سمجھتے اس حیثیت میں ہم ان کو امیر تسلیم کرنے کو تیار ہیں لیکن اس کے لئے بیعت کی ضرورت نہ ہوگی اور نہ ہی امیر کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بات کا مجاز ہوگا کہ جو حقوق و اختیارات صدر انجمن احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیئے ہیں اور اس کو اپنا جانشین قرار دیا ہے اس میں کسی قسم کی دست اندازی کرے۔"

(پیغام صلح ۱۶ مارچ ۱۹۱۴ء)

یہ لوگ جانتے تھے کہ بیعت کرنے کے بعد وہ من مانی نہ کر سکیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کے متعلق فرماتے تھے

"بیعت سے مراد وہ بیعت نہیں جو صرف زبان سے ہوتی ہے اور دل اس سے غافل بلکہ رو گردان ہے بیعت کے معنی بیچ دینے کے ہیں۔ پس جو شخص درحقیقت اپنی جان اور مال اور آبرو کو اس راہ میں بیچتا نہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ خدا کے نزدیک بیعت میں داخل نہیں۔"

([illegible] ضمیمہ صفحہ ۸۶)

نیز حضور نے فرمایا:۔

"بیعت کا لفظ بیع سے مشتق ہے اور بیع اس باہمی رضامندی کے معاملہ کو کہتے ہیں جس میں ایک چیز دوسری چیز کے عوض میں دی جاتی ہے۔ سو بیعت سے یہ غرض ہے کہ بیعت کرنے والا اپنے نفس کو مع اس کے تمام لوازم کے ایک رہبر کے ہاتھ میں اس غرض سے بیچے کہ اس کے عوض میں وہ معارف حقہ اور برکات کاملہ حاصل کرے جو موجب معرفت اور نجات اور رضامندی باری تعالیٰ ہوں۔ اس سے ظاہر ہے کہ بیعت سے صرف توبہ منظور نہیں کیونکہ ایسی توبہ تو انسان بطور خود بھی کر سکتا ہے۔ بلکہ وہ معارف اور برکات اور نشان مقصود ہیں جو حقیقی توبہ کی طرف کھینچتے ہیں۔ بیعت سے اصل مدعا یہ ہے کہ اپنے نفس کو اپنے رہبر کی غلامی میں دے کر وہ علوم اور معارف اور برکات اس کے عوض میں لے جن سے ایمان قوی ہو اور معرفت بڑھے اور خدا سے صاف تعلق پیدا ہو۔"

(ضرورۃ الامام صفحہ ۲۵)

ایسی بیعت کر کے انسان بھلا اپنی مرضی کو رہبر کی مرضی پہ کس طرح فوقیت دے سکتا ہے۔

خلاصہ

میں نے اپنی مختصر سی تقریر میں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی مختلف تقاریر اور خطبات جمعہ کے جو اقتباسات پیش کئے ہیں۔ ان سے میرے خیال میں خلافت کا جو مقام متعین ہوتا ہے اسے بدیں الفاظ پیش کیا جا سکتا ہے:۔

۱۔ خلیفہ خدا بناتا ہے (اور حضور کو بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا تھا)
۲۔ خلیفہ کے لئے پہلے سے کسی پیشگوئی کا ہونا ضروری نہیں۔
۳۔ خلیفہ کی مدد خدا کرتا ہے۔
۴۔ خلیفہ پر اعتراض گویا خدا پر اعتراض ہے کہ کیسا خلیفہ بنا دیا۔
۵۔ خلیفہ معزول نہیں ہو سکتا۔
۶۔ قومی وحدت از بس ضروری ہے۔ اور قومی وحدت کا واحد ذریعہ خلیفہ ہی ہے۔
۷۔ تمام تر ترقیات خلیفہ سے وابستہ ہیں۔
۸۔ جماعت کے ہر فرد اور ہر ادارہ کا خلیفہ سے تعلق مریدانہ ہوتا ہے۔ اس لئے اطاعت لازمی ہے۔
۹۔ خلیفہ کی اطاعت سے سرکشی کرنے والے منافق اور فاسق بن جاتے ہیں۔
۱۰۔ خلیفہ رسول کا جانشین ہوتا ہے اور اس کی اطاعت اسی طرح کرنی چاہئیے جس طرح رسول کی۔

یہ ہے خلافت کا مقام جو حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی تحریروں اور تقریروں سے ثابت ہوتا ہے۔

آپ نے نہ صرف اس مقام کو برقرار رکھنے کے لئے سعی فرمائی بلکہ ہر لحظہ اور ہر آن جماعت کو اس بات کے لئے تیار کیا کہ وہ اس مقام کو سمجھے اور اس کی قدر کرے۔ اپنے جانشین کے متعلق فرمایا:۔

"میرا جانشین متقی ہو ہر دلعزیز عالم باعمل۔ حضرت صاحب کے پرانے اور نئے احباب سے سلوک چشم پوشی درگذر کو کام میں لاوے۔ میں سب کا خیر خواہ تھا۔ وہ بھی خیر خواہ رہے۔ قرآن و حدیث کا درس جاری رہے۔"

حضور کا یہ فرمان نہ صرف اس کی نشاندہی کرتا ہے کہ حضور کا جانشین کیسا ہو بلکہ اس بات کی طرف بھی توجہ مبذول کراتا ہے کہ خلافت تسلسل کے ساتھ جاری رہے گی۔

اس خلافت کی حفاظت ہمارا فرض ہے سنہ ۱۹۵۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جماعت سے ان الفاظ میں عہد لیا تھا

"ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے۔ تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔"

آیئے آج پھر ہم اس عہد کو دہرائیں اور یہ بھی عہد کریں کہ اس مبارک عہد کو انتہائی ذمہ داری کے ساتھ ہمیشہ دہراتے رہیں گے۔ اور اس پر عمل پیرا ہو کر خلافت احمدیہ کی ہر ممکن طریق سے حفاظت کرتے رہیں گے۔ اور ہماری سب سے بڑی خوشی اسی میں مضمر ہوگی کہ ہم اسلام کے جھنڈے کو تمام جھنڈوں سے اونچا لہراتا دیکھیں۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اے خدا تو ایسا ہی کر اے خدا تو ہمیں اور ہماری اولاد در اولاد کو اس بات کی توفیق دیجیو کہ تیری ہی دی ہوئی توفیق کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں ہے۔ آمین اللہم آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

سعود آباد کراچی جلسہ سیرت النبیؐ

جماعت احمدیہ ماڈل کالونی سعود آباد (ملیر کراچی) کے زیر اہتمام ۲۷ اپریل کو ۹ بجے رات ایک پبلک جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت محترم میجر نسیم احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی منعقد ہوا۔ جس میں جماعت کے احباب کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔

جلسہ ایک کھلے پلاٹ میں منعقد کیا گیا اور جلسہ گاہ کو شامیانوں اور قناتوں سے آراستہ کیا گیا نہایت خوبصورت سٹیج بنایا گیا۔ مستورات کے لئے جلسہ گاہ سے قریب مکرم محمد اقبال صاحب متھاس کے مکان پر باپردہ انتظام تھا

تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے "مقام محمدیت" کے موضوع پر نہایت موثر اور عالمانہ تقریر فرمائی۔ رشید فہیم احمد صاحب نے سلام بحضور خیر الانام پیش کیا۔ سوامی کملا نند صاحب نے پرجوش انداز میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ اور سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی اہمیت اور افادیت بیان کی۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ اس قسم کے جلسے غیر مسلم ہندو عیسائی اور اچھوت اقوام میں کثرت سے منعقد کرنے چاہئیں آپ کے بعد مکرم محمد رفیق صاحب جاوید مربی سلسلہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

سوا گیارہ بجے رات یہ جلسہ بعد دعا بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر سی کوشش کو قبول فرمائے اور اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد سعود آباد کراچی)

انصار اللہ — سہ ماہی جائزہ

مجالس کا جو سہ ماہی جائزہ تیار کیا گیا ہے اس کی تفصیلات سے متعلقہ زعما اور ناظمین کرام کو مطلع کیا جا رہا ہے اس سلسلہ میں استدعا ہے کہ جب یہ جائزہ آپ تک پہنچے تو اسے ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں۔ کیا آپ مطمئن ہیں کہ آپ نے بحیثیت عہدیدار جو ذمہ داری محض خدا تعالیٰ کی خاطر بخوشی قبول کر رکھی ہے اس کا حق ادا ہو گیا ہے؟ اگر خدانخواستہ اس کا آپ کو مثبت جواب نہیں ملتا تو پھر آپ کے نزدیک اس کی کیا وجوہات ہو سکتی ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی منشاء مبارک کو پورا کرنے کے لئے عزم اور ہمت سے کوئی کام کیا جائے اور پھر اس کا خوشکن نتیجہ نہ نکلے یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔

غلبہ اسلام کے لئے بے چین دل کے ساتھ انتھک محنت اور خدمت کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہم سب کو ایسا کرنے کی توفیق عطا کردے تو پھر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی مجلس نادہند یا بغیر بجٹ کے رہ جائے۔

وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔ (قائد مال)

درخواست دعا: مجھے کچھ گھریلو پریشانیاں ہیں اور زمین کے سلسلہ میں مقدمہ درپیش ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرا حامی و ناصر ہو۔ اور مقدمہ میں مجھے اپنے فضل سے کامیاب کرے۔ آمین۔ (محمد عبد اللہ صدر [illegible] دار النصر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان امداد درویشان فنڈ

۱۰ فروری تا اپریل ۱۹۷۳ء میں جن اصحاب نے امداد درویشان کے لئے جو عطیات دئیے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی کو قبول فرمائے اور اپنے حضور سے انہیں اس کی بہترین جزا بخشے۔

(ناظر خدمت درویشاں)

حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ	ربوہ	۱۵٫۰۰	روپے
مولوی عطا محمد صاحب دار الصدر غربی	″	۲۰٫۰۰	″
صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب	″	۲۵٫۰۰	″
صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ناظر تعلیم	″	۵٫۰۰	″
سردار رفیق احمد صاحب دار الصدر شمالی	″	۱۰٫۰۰	″
سید میر حسین صاحب دار الرحمت شرقی	″	۵٫۰۰	″
مولوی نور الحق صاحب انور سابق مبلغ امریکہ	″	۲٫۰۰	″
محمد لئیق احمد صاحب	″	۲٫۰۰	″
مولوی مبشر احمد صاحب ساجکی دار الرحمت غربی	″	۱۰٫۰۰	″
خواجہ محمد شریف صاحب	″	۵٫۰۰	″
چوہدری عطاء اللہ صاحب ایم اے دار الصدر غربی	″	۱۰٫۰۰	″
ثمر احمد صاحب دار العلوم غربی	″	۵٫۰۰	″
بذریعہ وکالت مال ثانی تحریک جدید	″	۱۵٫۰۰	″
ڈپٹی محمد حسین صاحب	کراچی	۳۵٫۰۰	″
چوہدری عبد الوہاب صاحب	″	۳۰٫۰۰	″
شیخ رفیع الدین صاحب	″	۱۱٫۰۰	″
ملک جاوید احمد صاحب	″	۱۰٫۰۰	″
محمد بشیر صاحب چغتائی	″	۵٫۰۰	″
مجیدہ بیگم شاہنواز صاحبہ	″	۵۰٫۰۰	″
خواجہ سلیم احمد صاحب	″	۱۰٫۰۰	″
مس فہیم روحی صاحبہ	″	۱۰۰٫۰۰	″
ملک صفدر علی صاحب	″	۱۰٫۰۰	″
آغا محمد عبد اللہ آغا صاحب	″	۳٫۰۰	″
ملک نذیر احمد خان صاحب	″	۸۰٫۰۰	″
چوہدری حفیظ احمد صاحب (چنگا بنگیال)	″	۷٫۵۰	″
بیگم صاحبہ مبارک احمد صاحب شاد	″	۵٫۰۰	″
صوفی عبد الرحمٰن صاحب	″	۲٫۵۰	″
چوہدری بشیر احمد صاحب	″	۵٫۰۰	″
چوہدری رشید احمد صاحب کاہلوں	″	۱٫۰۰۰٫۰۰	″
بیگم صاحبہ لفٹننٹ کمانڈر محمد اسلم صاحب	″	۲۰٫۰۰	″
سید ارتضیٰ علی صاحب	″	۱۰٫۰۰	″
ام احسان صاحبہ (بذریعہ فضل عمر ہسپتال ربوہ)	″	۱۰٫۰۰	″
محمد احسان اللہ صاحب انصاری	″	۵۰٫۰۰	″
سید حفیظ احمد صاحب	″	۳۰٫۰۰	″
سید رشید طارق صاحب	″	۲٫۰۰	″
امۃ السلطانہ صاحبہ	″	۵٫۰۰	″
مبارکہ بیگم صاحبہ	″	۵٫۰۰	″
بجگان ملک مبارک احمد صاحب	″	۱۰۰٫۰۰	″
سید داؤد احمد صاحب	″	۵٫۰۰	″
سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب	″	۱۰٫۰۰	″

(باقی)

حقیقی انصار اللہ بننے کا طریق

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: "حقیقی انصار اللہ بننے کا طریق یہ ہے کہ ہم مشکلات و مصائب اور مخالفتوں سے بے پرواہ ہو کر دین کی خدمت کریں ...... اس امتیاز کو اپنی زندگیوں میں قائم رکھتے چلے جانا ہمارا اولین فرض ہے تاکہ خدا تعالیٰ کی یہ نصرت جسے ہم بارش کی طرح برستے دیکھ رہے ہیں ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے۔"

اسلام کو کل ادیان پر غالب کرنے کے لئے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کو ہمیشہ اپنی نگاہوں کے سامنے رکھیں اور تحریک جدید کے مالی جہاد کو مضبوط سے مضبوط تر کریں اور جو دوست اس مالی جہاد میں ابھی تک شامل نہیں ہوئے ہیں انہیں شمولیت کی پرزور تحریک کریں تاکہ ہم سب اپنی زندگیوں میں اپنے پیارے رب کی نصرت کے نظارے ملاحظہ کرتے چلے جائیں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم حمید الدین صاحب آف کوئٹہ کا لڑکا عزیزم صلاح الدین مورخہ ۲۵ کو بس سے گر کر مورخہ ۲۶ مئی کو فوت ہو گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

جواں سال بچے کی اچانک وفات پر جملہ لواحقین انتہائی غمزدہ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار محمد جمال انسپکٹر بیت المال)

درخواست دعا

میرے ماموں صوفی عبد القدیر صاحب مدد طلبی حال کراچی پچھلے دنوں عرق النساء کی تکلیف کے باعث زیادہ بیمار ہو گئے تھے گو اب نسبتاً افاقہ ہے لیکن نقاہت و تکلیف جاری ہے۔ احباب کی خدمت میں ان کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (منظور احمد خالد۔ دار الصدر شرقی ربوہ)

۲۔ میرے چھوٹے بھائی مکرم عبد السمیع صاحب اسلم کو چند یوم ہوئے ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں اور ریلوے ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔

احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

عبد اللطیف راجپوت
اسلام آباد

آج اتوار ہے
دانتوں کے معائنہ کا دن

اپنے اور اپنے اہل و عیال کے دانتوں کا معائنہ کریں

۱۔ مسوڑھے خراب ہوں تو پائیوریا کیور -/۱۰
۲۔ دانتوں میں کیڑا ہو تو کیریز کیور -/۱۰
۳۔ دانت درد ہو تو ٹوتھ کیور -/۲

فوری اور مستقل علاج ہے

دانتوں کی صحت و صفائی کا رسالہ مفت طلب کریں

کیور ہیومیڈ لیبن کمپنی
لاہور — کراچی — ربوہ

تقسیم کنندگان ڈاکٹر ہومیو ادویہ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶
بیرون ڈسٹری بیوشن آفس ۶۰۷

اکسیر معدہ

ہر گھر کی لازمی ضرورت

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ

کی تیار کردہ ہاضمہ کی بہترین پھکی پیٹ درد نفخ اور اسہال کے لئے بہت مفید ہے مختلف پیکنگ میں دستیاب ہے۔

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

مکان برائے فروخت

ایک عدد پختہ مکان محلہ دار البرکات جامعہ ہائی سکول اور مسجد اقصیٰ کے بالکل نزدیک ۶ کمرے ۲ غسلخانے فلش سسٹم پانی میٹھا فروخت کے لئے موجود ہے مزید معلومات کیلئے رجوع فرمائیں۔

نوید جنرل اسٹور گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام بیسویں سالانہ تربیتی کلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی

اختتامی تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

ربوہ ۱۳ ہجرت ۱۳۵۲ ہش (۳۱ مئی ۱۹۷۳ء) بروز جمعرات خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی بیسویں سالانہ تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے انہیں نہایت اہم اور زریں نصائح سے نوازا۔ حضور نے ایمان کی چار بنیادی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے یہ نصیحت فرمائی کہ احمدی بچوں اور نوجوانوں کو یہ خصوصیات اپنے اندر پیدا کرنے اور پھر انہیں قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ جو لوگ ایمان کے تقاضوں کو پورا کریں گے انہیں ہمیشہ دوسروں پر غلبہ عطا کیا جائے گا۔

یہ تقریب بعد نماز عصر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ہال "ایوان محمود" میں منعقد ہوئی۔ چھ بجے شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بذریعہ کار تشریف لائے۔ صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ایم اے نے اپنی مجلس عاملہ کے ممبران کے ہمراہ گیٹ پر حضور کا خیر مقدم کیا جب حضور ہال میں داخل ہوئے تو کلاس کے جملہ طلباء (جو خاص تنظیم کے ساتھ قطاروں میں بیٹھے ہوئے تھے) اور اس تقریب میں شامل ہونے والے دیگر مہمانوں نے کھڑے ہوکر اھلاً و سھلاً و مرحبا۔ حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم زندہ باد، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا۔

حضور کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جو کہ کلاس کے ایک طالب علم عزیز حافظ بشارت احمد صاحب (ربوہ) نے کی۔ بعد ازاں کلاس کے ایک اور طالب علم عزیز حمایت حسین صاحب (میرپور خاص سندھ) نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ تلاوت و نظم کے بعد تربیتی کلاس کے ناظم اعلیٰ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب شاہد نے کلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کلاس کے مختلف امتحانات اور مقابلہ جات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام کو اپنے دست مبارک سے انعامات مرحمت فرمائے۔

تقسیم انعامات کے بعد حضور نے خدام سے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا جو نہایت اہم ایمانی نصائح پر مشتمل تھا۔ حضور نے اپنے خطاب کے آغاز میں تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔

وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔

(آل عمران ۱۴۰)

حضور نے فرمایا چھوٹی عمر لیکن

ذمہ داریاں اہم اور نازک، ہمت جوان اور عزم پختہ

یہ ہیں وہ خصوصیات جو ہر احمدی طفل اور خادم میں ہونی چاہئیں۔ ابھی آیت میں نے اس وقت تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور ہم سب کو یہ عظیم بشارت دی ہے کہ ہمیشہ تم ہی غالب آؤ گے بشرطیکہ تم ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے والے ہو۔ ایمان کے کیا تقاضے ہیں؟ اس سلسلے میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر فرمودہ ایک مختصر عبارت پڑھ کر سنائی جس میں حضور علیہ السلام نے قرآن کریم کی روشنی میں ایمان کے ان چار تقاضوں کا ذکر فرمایا ہے (۱) ایمان میں دنیا کی کسی قسم کی ملاوٹ نہ ہو۔ (۲) کسی قسم کا نفاق نہ ہو (۳) کسی قسم کی بزدلی سے وہ آلودہ نہ ہو۔ (۴) اطاعت کے کسی درجہ سے وہ محروم نہ ہو۔ حضور نے ان خصوصیات کی تشریح کرتے ہوئے ان کی اہمیت واضح فرمائی اور خدام کو نصیحت فرمائی کہ وہ یہ چاروں خصوصیات اپنے اندر پیدا کریں تاکہ ہمیشہ وہ خدائی بشارات کے ماتحت کامیابی اور غلبہ کے مستحق قرار پائیں۔

حضور نے اس امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ اس دفعہ تربیتی کلاس کے موقعہ پر علمی نصاب کے علاوہ عملی تربیت حاصل کرنے کا بھی خدام کو موقع ملا چنانچہ وہ مختلف گروپوں کی صورت میں سائیکلوں پر ربوہ کے گردونواح کے دیہات میں گئے اور وہاں انہیں خدمت خلق، اصلاح و ارشاد اور وقار عمل کے مختلف کام کرنے کا موقع ملا۔ حضور نے فرمایا مجھے خوشی ہے کہ خدام ایک خاص جذبے کے ساتھ باہر گئے اور ایک خاص اثر چھوڑ کر واپس آئے انہوں نے عملی کام کا ایک نیا تجربہ حاصل کیا۔ یاد رکھو کہ ہر نیا تجربہ انسان کے اندر ایک نیا سرور پیدا کرتا ہے اور یہ سرور نئے تجربے کو دوام بخشنے میں ممد و معاون ہوتا ہے۔ آخر میں حضور نے فرمایا ایمان کی ان چاروں خصوصیات کو اپنے اندر پیدا کرنے اور پھر انہیں قائم رکھنے کی کوشش کرو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ تمہیں غلبہ عطا کرے گا۔ حضور نے فرمایا حقیقی ایمان چہروں پر ایک خاص بشاشت اور مسکراہٹ پیدا کر دیا کرتا ہے اور یہی وہ بشاشت اور مسکراہٹ ہے جو ہر احمدی کی ایک علامت ہے مخالفین کی ۸۰ سالہ کوشش بھی یہ مسکراہٹ نہیں ہم سے نہ چھین سکیں۔ خدا کرے کہ آئندہ بھی ایسا ہی ہو اور دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی ہم سے یہ بشاشت اور مسکراہٹ نہ چھین سکیں۔ آمین

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور پھر واپس تشریف لے گئے۔

تربیتی کلاس کے مختصر کوائف

یہ کلاس جس کا اجراء حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا ہر سال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقد ہوتی ہے۔ اس میں خلیفہ وقت کی ہدایات کے ماتحت تربیت، دینی تعلیم، عبادت اور دعا، کرائی اور صحت جسمانی کے مختلف پہلوؤں پر باقاعدگی کے ساتھ عمل ہوتا ہے جو خدا کے فضل سے احمدی نوجوانوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ امسال اس کلاس میں ملک کے مختلف حصوں اور علاقوں کی ۲۹۳ مجالس کے ۶۴۴ خدام شامل ہوئے انہیں دو ہفتے تک مرکز سلسلہ میں رہ کر براہ راست خلیفہ وقت کے زندگی بخش خطابات سننے کی سعادت حاصل ہوئی متعدد بزرگان سلسلہ اور مبلغین اسلام نے مختلف اہم دینی موضوعات پر گیارہ تقاریر فرمائیں۔ نمازوں کی باجماعت ادائیگی کے علاوہ نماز تہجد کی ادائیگی کا بھی التزام کیا گیا نیز نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد درسوں کا اہتمام رہا روزانہ ۵۔۴۔۷ صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک اور ۴ بجے شام سے ۱۵۔۶ تک تدریس کا کام ہوتا رہا۔ خدام کے مطالعہ کے لئے کشتی نوح، شمائل احمد اور دینی معلومات جیسی کتب رکھی گئی تھیں خدام کے نصاب پر مشتمل نوٹوں کی شکل میں ۶۸ صفحات کا ایک رسالہ مرتب کرکے شائع کیا گیا۔ صحت جسمانی کے سلسلے میں روزانہ صبح کو اجتماعی ورزش کا اور شام کو کھیلوں کا انتظام کیا جاتا رہا۔ (باقی)

”اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے“

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۚ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ ۖ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۝ (الحج آیت ۷۹)

(ترجمہ) اور اللہ کے راستہ میں ایسی کوشش کرو جو مکمل ہو کیونکہ اُسی نے تم کو بزرگی بخشی ہے اور دین (کی تعلیم) میں تم پر کوئی تنگی کا پہلو اختیار نہیں کیا۔ (اے مومنو!) اپنے باپ ابراہیم کے دین کو اختیار کرو کیونکہ

اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے

اس کتاب میں بھی اور اس سے پہلی کتب میں بھی تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم باقی دنیا پر گواہ بنو۔ پس نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ وہ تمہارا آقا ہے پس کیا ہی اچھا آقا ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔